مقام اشاعت جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ، بہاولپور، پاکستان

آپ کی خصوصی توجہ اور آپ سہولت کے لئے

☆ ماہنامہ فیض عالم میں حضرت فیض ملت حضور مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کے ہزاروں غیر مطبوعہ علمی، تحقیقی مذہبی مسودہ جات قسط وار شائع ہو رہے ہیں آپ رسالہ کا مکمل مطالعہ ضرور فرمائیں۔

☆ علمی یا طباعتی اغلاط سے ادارہ کو ضرور آگاہ کریں۔

☆ سال کے بارہ شمارے مکمل ہونے پر جلد بندی ضرور کرالیں اس طرح آپ کے پاس علمی مواد محفوظ ہو کر آپ کی لائبریری کی زینت رہے گا اور ردی ہونے سے بچ جائیگا۔

☆ ہر ماہ ۱۵ تاریخ تک رسالہ نہ ملنے کی صورت میں دوبارہ طلب کریں (لیکن ڈاک چوروں اور ڈاک خوروں کے محاسبہ کے بعد)

☆ آپ کو جب چندہ ختم ہونے کی اطلاع ملے تو پہلی فرصت میں چندہ ارسال کریں وی پی طلب کرنے کی صورت میں آپکو اضافی رقم ادا کرنا پڑے گی اس لیے چندہ بذریعہ منی آرڈر یا ڈرافٹ ایم سی بی عیدگاہ برانچ بہاولپور کھاتہ نمبر 6-464 رسال کریں۔

☆ جس پتہ پر آپ کے نام رسالہ آرہا ہے اگر اس میں کوئی تبدیلی مقصود ہو تو جلد آگاہ فرمائیں۔

☆ دینی، دنیاوی، اصلاحی، عقائد، شرعی، روحانی، سائنسی و دیگر اہم معلومات کے لئے حضور مفسرِ اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہ کے رسائل کا مطالعہ فرمائیں اور اپنے حلقہ احباب کو بھی دعوت دیں خصوصاً اپنے بچوں کو مطالعہ کا عادی بنائیں مزید معلومات کے لیے ہماری ویب سائٹ بھی آپ اپنی اسکرین پر ملاحظہ کریں

(www.faizahmedowaisi.com)

☆ خط لکھتے وقت بامقصد بات لکھیں طوالت سے ہر صورت اجتناب کریں ورنہ جواب دینے میں خاصی دشواری ہوتی ہے جوابی امور کے لیے لفافہ ارسال کرنا نہ بھولیں شرعی، فقہی، سوالات براہ راست دار الافتاء جامعہ اویسیہ کے نام بھیجا کریں۔ (مدیر)

حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کی تفسیری خدمات پر ایم فل کر رہے ہیں

محترم سجاد احمد صاحب اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد سے حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کی تفسیری خدمات پر ایم فل کر رہے ہیں جن احباب کے پاس حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان علیہ الرحمہ کا کوئی تفسیری مقالہ یا تحریر ہو تو اس نمبر رابطہ کریں

سجاد احمد: رابطہ نمبر 03042286092

حجاج کرام وزائرین حرمین شریفین
کی خدمت میں چند قابل عمل تجاویز

☆ آپ کا شمارہ فیض عالم شمارہ جب آپ کے پاس پہنچے گا تو آپ یا آپ کا کوئی عزیز خوش نصیب سفرِ حج کے لیے تیار ہوگا۔ فقیر نے حرمین شریفین میں چند باتیں جو محسوس کیں عرض کئے دیتا ہوں آپ خود بھی عمل کریں و دیگر احباب کو بتائیں جو آپ کے لئے بھی اور فقیر کے لئے بھی باعثِ ثواب ہوگا۔ اللہ کرے بار بار مدینہ شریف میں آنا جانا رہے۔

☆ ادب اصل زندگی ہے "الدین کلہٗ ادب" (دین سارے کا سارا ادب کا نام ہے) حجازِ مقدس کا بابرکت سفر عظیم سعادت ہے اس میں قدم بقدم ادب کے ساتھ رہیں فضول گوئی، دنیوی گفتگو، حرمین شریفین میں لاحاصل بات چیت، بے پروائی اور لاابالی کا مظاہرہ نہ کریں کہیں ایسا نہ ہو کہ سارا سفر بیکار ہوجائے۔

☆ اپنی نظریں نیچی رکھیں بدنگاہی بہت بڑی تباہی ہے۔

☆ ننگے سر پھرنا خلافِ سنت ہے اپنے سر پر عمامہ شریف ورنہ ٹوپی یا رومال ضرور پہن لیں بہت زیادہ برکتیں ملیں گی۔

☆ نجدیوں کی دیکھا دیکھی میں کعبہ معظمہ اور گنبد خضریٰ شریف کی طرف پاؤں پھیلانا سوءِ ادب ہے۔

☆ قرآن پاک کو ادب واحترام سے اُٹھائیں اور خشوع وخضوع سے تلاوت کریں۔

☆ جوتا تھیلی وغیرہ میں رکھ کر اندر لے جائیں طوافِ کعبہ یا مواجہہ شریف سلام کے لئے جاتے وقت نہایت ادب واحترام سے سر جھکائے درود وسلام کا ورد کرتے ہوئے جائیں۔

(اپنے جوتے کہیں محفوظ مقام پر رکھ دیں ساتھ ہرگز نہ لے جائیں)

☆ بارگاہِ ناز صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں زیارت کو جاتے ہوئے فوٹو بازی کے گناہ میں مبتلا نہ ہوں آپ کی ساری کی ساری توجہ سرکارِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہونی چاہیے سلام کے الفاظ پیش کرتے وقت اپنی آواز دھیمی رکھیں۔

☆ مواجہہ شریف کے سامنے موبائل فون کا استعمال ہرگز ہرگز نہ کریں۔ ☆ مسجد نبوی شریف رمسجد حرام کے اندر داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت کرنا ہرگز نہ بھولیں اور فون آجائے تو بامقصد، مختصر اور آہستہ آواز میں گفتگو کریں۔

☆اکثر حضرات لوگوں کے پڑھنے کے لئے قرآن پاک کے نسخے بازار سے خرید کر لے جاتے ہیں اور حرمین شریفین میں قرآن پاک کے لئے بنی ہوئی الماریوں میں جا کر رکھتے ہیں ابھی وہ قرآن پاک رکھتے ہی ہیں کہ حرمین میں ڈیوٹی پر مامور ملازمین انہیں فوراً اُٹھا لیتے ہیں کیونکہ سعودی حکومت کا ایک بہت بڑے مطبع خانہ ہے جو حرمین شریفین کے لئے لاکھوں کی تعداد میں قرآن پاک شائع کر رہا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ آپ انہیں پیسوں سے علماءِ اہل سنت کی کتب خرید کر پڑھے لکھے احباب میں تقسیم کریں ثواب بھی ہوگا اور صدقہ جاریہ بھی ہے۔

☆مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ میں لنگر تقسیم ہوتے وقت نہایت بے صبری کا مظاہرہ اور ایک دوسرے کے ہاتھ سے کھینچا تانی کا سلسلہ بہت ہی شرمناک ہوتا ہے ایک طرف تو ہم یہ کہتے ہیں وہاں سب کچھ ملتا ہے اور دوسری طرف جب کوئی چیز تقسیم ہوتی دیکھتے ہیں تو سارے آداب کو پامال کرتے ہوئے دوڑ دھوپ لگا دیتے ہیں اور ''مجھے دو مجھے دو'' کی آوازیں لگانا شروع کر دیتے ہیں عین گنبد خضریٰ شریف کے سامنے جوس، بوتل، کھجور، بادام، کاجو وغیرہ کے حصول کے لئے دھکم پیل کرنا کہاں کا انصاف ہے؟ اس طرح کے رویہ سے ہمیں خود بھی اور اپنے احباب کو بھی سختی سے روکنا چاہیے۔

(اگر ہو سکے تو یہ صفحہ فوٹو کاپی کرا کے حج کی سعادت حاصل کرنے والے احباب میں تقسیم کریں)

طالب دعا

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری محمد فیاض احمد اُویسی رضوی

مَابَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ

میرے گھر اور منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے (الحدیث)

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اما بعد! موجودہ شمارہ ''فیض عالم'' جب آپ کے پاس پہنچے گا حجاج کرام کے قافلے سوئے حجاز رواں دواں ہونگے۔ مسجد نبوی شریف حدیث مذکورہ بالا لکھی ہوئی ہے جس کی مختصر شرح پیشِ خدمت ہے عین ممکن ہے کہ ہمارے قارئین کرام میں جو خوش نصیب اس عظیم سعادت سے نوازے جا رہے ہیں، ریاض الجنۃ میں یقیناً اس حدیث کو دیکھنے کی سعادت نصیب ہوگی۔

مدینے کا بھکاری

محمد فیاض احمد اویسی رضوی

حدیث پاک یہ ہے

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ زَیْدِ الْمَازِنِی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَ مِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جو جگہ ہے وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ نیز حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بلفظہٖ مروی ہے انہوں نے اتنا زائد کیا کہ

وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ

اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

شرح: اس پر جمہور محدثین کا اجماع ہے کہ ''بَیْتِیْ'' سے مراد بیت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے (جس میں سرکارِ ابد قرار دوجہاں کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں۔

اس لیے کہ دوسری اسی معنی کی حدیث میں بجائے ''بَیْتِیْ'' کے ''قَبْرِیْ'' ہے۔ محدثین کرام نے اس حدیث کی مختلف تاویلات بیان کی ہیں ان میں چند یہ ہیں۔

(۱) یہ کہ یہ حدیث اپنے ظاہر پر ہے اور مراد یہ ہے کہ روزِ محشر یہ مقدس حصہ بعینہٖ جنت میں اٹھا لیا جائے گا۔

(۲) دوسری یہ کہ اتنا حصہ جنت کا ٹکڑا ہے وہاں سے آیا ہے جیسے حجر اسود۔

(۳) یہ کہ اس حصہ میں عبادت کرنا دخولِ جنت کا سبب ہے۔
اس لئے اس حصہ پر حاضرین عبادت کے لئے پروانہ وار جمع ہوتے ہیں قطار در قطار نوافل پڑھنے کے انتظار میں کھڑے ہوتے ہیں۔
بعض شارحین نے یہ بھی فرمایا ہے کہ فی الحال جنت کا حصہ ہے مگر دنیا میں رہنے کی وجہ سے اس میں وہ خواص ولوازم نہیں جو جنت کے ہیں مثلاً گرمی سردی نہ ہونا، بھوکا پیاسا ہونا وغیرہ وغیرہ۔
"وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ" حوض سے مراد حوضِ کوثر ہے۔اس کی بھی محدثین نے مختلف توجیہات بیان فرمائی ہیں ان میں سے کچھ یہ ہیں۔
(۱) یہ کہ یہ بھی اپنے ظاہر پر ہے۔ یعنی بعینہٖ یہی مقدس منبر حوضِ کوثر پر نصب ہوگا۔
(۲) یہ کہ منبر شریف کی زیارت وہاں نماز و عبادات حوضِ کوثر سے سیراب ہونے کا خاص سبب ہے۔
(۳) یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ جہاں آج یہ منبر اقدس ہے روز قیامت یہاں حوض کوثر رہے گا۔
اس لئے ایک حدیث میں ہے کہ محشر سرزمین شام پر قائم ہوگا۔ظاہر ہے کہ شام جیسے چھوٹے ملک میں اولین وآخرین سمانہیں سکتے۔اس لیے اس حدیث کا مطلب یہ ہوا کہ محشر کا مرکزی مقام شام ہوگا مخلوقات کا پھیلاؤ جہاں تک ہو اس تقدیر پر اس کا امکان ہے کہ حوضِ کوثر کی جائے وقوع مدینہ منورہ ہو۔

مسجد نبوی شریف کی خاص فضیلت

اس حدیث مبارکہ سے مسجد نبوی شریف کی یہ خاص فضیلت ثابت ہوئی کہ اس کا ایک حصہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے اگرچہ بعض احادیث میں ہر مسجد کو ریاض الجنۃ فرمایا گیا ہے اس کے مطابق پوری مسجد نبوی شریف ریاض الجنۃ ہے پھر بھی اس مخصوص حصہ کو رَوْضَۃٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ فرمانا یقیناً کسی خاص اہمیت اور خصوصیت کی بناء پر ہے۔اس حدیث سے بعض مالکیہ نے یہ استدلال کیا ہے مسجد نبوی شریف مسجد حرام سے اور مدینہ طیبہ مکہ مکرمہ سے افضل ہے۔اس لیے ایک حدیث میں فرمایا "سوط من الجنۃ خیر من الدنیا ومافیہا" یعنی جنت کی ایک کوڑے کے برابر جگہ دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔
"شرفِ جز شرفِ کُل کو مستلزم" اس حدیث سے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عظیم فضیلت بھی ثابت ہوئی وہ اس طرح کہ تمام ازواج مطہرات کے حجرات مقدسہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے گھر تھے مگر اس حدیث

میں خاص حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارک کو "بَیْتِیْ" فرمایا تو جس طرح کعبہ معظمہ کو بیت اللہ کہنے میں اس برتری وعظمت کا اظہار ہے۔اسی طرح حجرہ عائشہ کو "بَیْتِیْ" کہنے میں دیگر بُیوت (گھروں) پرافضلیت اور برتری ظاہر کرنا مقصود ہے اور یہ مستلزم (لازم) ہے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عظمت وفضیلت کو۔

یومِ مفسرِ اعظم پاکستان کے موقعہ پر تقریبات

حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان شیخ الحدیث علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اُویسی رضوی نور اللہ مرقدہٗ کا وصال ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ بمطابق ۲۶ اگست 2010ء بروز جمعرات صبح سوا چھ بجے بہاولپور میں ہوا شب جمعہ رات گیارہ بجے بہاولپور کی مرکزی عیدگاہ میں فقید المثال تاریخی جنازہ ہوا۔

ہر سال ۱۵ رمضان المبارک کو دنیا کے بیشتر ممالک میں حضور فیض ملت کے تلامذہ، مریدین منسلکین، محبین ''یوم مفسر اعظم پاکستان'' کے طور پر مناتے ہیں۔ جن علاقوں کی تفصیلات ملی ہیں وہ پیشِ خدمت ہیں۔

مدینہ منورہ

☆ مدینہ منورہ سے محترم علامہ غلام شبیر المدنی نے فون پر بتایا کہ ۱۵ رمضان المبارک جمعرات (15-7-2) کو صفرہ افطار پر حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کے ایصالِ ثواب کے لئے ختم شریف کا اہتمام کیا گیا جبکہ حافظ محمد شاہنواز اویسی نے بھی ایصالِ ثواب کے لئے ختمات اور وظائف کا اہتمام کیا۔

مکہ مکرمہ

☆ فقیر (محمد فیاض احمد اویسی) ۱۵ رمضان المبارک 3 جولائی 2015ء بعد جمعہ کو عمرہ شریف کی ادائیگی کے لیے بہاولپور سے روانہ ہوا شب ہفتہ مکہ مکرمہ پہنچ کر اپنے حضور قبلہ والد گرامی حضرت فیض ملت علیہ الرحمۃ کے ایصالِ ثواب کے لئے عمرہ کے ارکان ادا کئے۔

جامع مسجد سیرانی بہاولپور

☆ جامع مسجد سیرانی بہاولپور (جہاں حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ نصف صدی تک قرآن وحدیث کا درس ارشاد فرماتے رہے جس کے منبر پر بیٹھ کر عشقِ رسول کریم روف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خیرات تقسیم فرماتے رہے) اجتماع جمعہ پر خصوصی تقریب ہوئی، بعد نمازِ جمعہ مزارِ فیضِ ملت پر قصیدہ بردہ شریف کا ورد ہوا، ختم شریف پڑھا گیا۔

دبئی متحدہ عرب میں

☆ (۱۴ رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ بمطابق ۱۱ جولائی ۲۰۱۴ء) بزم فیضانِ اُویسیہ پاکستان (رجسٹرڈ) مڈل ایسٹ کے تحت ''یوم مفسرِ اعظم پاکستان'' دبئی میں نہایت عقیدت واحترام سے منایا گیا۔ اس سلسلہ میں حضور فیضِ ملت کے فیض یافتہ خلیفہ

مجاز حضرت پیر طریقت علامہ مفتی پیر سید محمد عارف شاہ اویسی سجادہ نشین آستانہ عالیہ اُویسیہ (مانسہرہ پاکستان) نے اجتماع سے خطاب فرماتے ہوئے حضور فیضِ ملت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد فیض احمد اُویسی محدث بہاولپوری (رحمۃ اللہ علیہ) کی یادیں اس انداز سے بیان فرمائیں کہ ساری محفل بقعۂ نور بن گئی اور اس کے علاوہ آپ کی تدریسی، تبلیغی تحریری خدمات پر سیر حاصل گفتگو فرمائی گئی۔

اس موقعہ پر ایصال ثواب کے لیے جو وظائف پڑھے گئے

☆ قرآن پاک ۵ ☆ سورہ اخلاص ۳۳۳۳۳ ☆ سورالکوثر ۳۵۰۰۰ بار

☆ واللہ خیر الرازقین ۳۳۳۳۳ ☆ اللہ الصمد ۳۳۳۳۳ ☆ یا مغنی ۴۰۰۰۰۰

☆ سورۃ یٰسین شریف ۷ ☆ درودِ مستغاث ۱۳۱ ☆ درودِ تاج ۳۳۳۳

☆ درودِ غوثیہ ۱۰۰۱ ☆ سورہ فاتحہ ۱۲۱ بار ☆ نادِ علی شریف ۲۵۵۵۵

☆ دلائل الخیرات ۴۱ ☆ حزب البحر شریف ۴۱ ☆ دعا حزب النصر ۴۱ بار

☆ شجرہ طیبہ قادریہ ۱۲۱ بار ☆ شجرہ اویسیہ ۱۲۱ بار

حضور فیضِ ملت (رحمۃ اللہ علیہ) کی بلندی درجات کے لئے پیش کیا گیا۔

طالب دعا: محمد اویس اویسی، محمد علی اویسی خادمین بزمِ فیضانِ اُویسیہ پاکستان (رجسٹرڈ) (مڈل ایسٹ)

﴿میانوالی﴾

☆ جامعہ غوثیہ واحدیہ فیض العلوم محلہ میانہ میں ۱۵ رمضان المبارک جمعہ بعد نمازِ عشاء وتراویح حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کے عرس مبارک کی تقریب سے حضرت پیرزادہ علامہ سید محمد منصور شاہ صاحب اویسی نے خطاب کیا۔ لنگرِ اُویسیہ غوثیہ کا اہتمام کیا گیا۔

☆ موچھ میانوالی میں محترم مولانا محمود اقبال اُویسی نے مدرسہ فیض العلوم میں قرآن خوانی کرائی اور پروگرام کیا۔

☆ سرگودھا میں دعوتِ ذکر کے زیر اہتمام مرکز اہلسنّت جامع مسجد سیّد حامد علی شاہ میں ۱۵ رمضان المبارک کو بعد نماز عصر تا مغرب حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان کے عرس مبارک کی تقریب ہوئی دعوتِ ذکر کے مبلغین نے ان کی دینی اسلامی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کیا آخر میں دعوتِ ذکر کے بانی وامیر الحاج بابا جی محمد حنیف مدنی قادری اُویسی نے رقت آمیز دعا کرائی صلوٰۃ وسلام کے بعد شرکاء کو لنگر تقسیم کیا گیا۔ (خواجہ مسعود احمد اویسی)

حضور مفسر اعظم پاکستان فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کا پانچواں سالانہ عرس مبارک

یوں تو حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کی یادیں دنیا کے مختلف مقامات پر کسی نہ کسی صورت میں منائی جاتی ہیں آپ کے لاکھوں تلامذہ اور ہزاروں رسائل و کتب کے ذریعے آپ کی یادیں ہمیشہ زندہ و تابندہ ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک رہیں گئیں مگر رمضان المبارک کے شروع ہوتے ہی آپ کے عرس مبارک کی تقریبات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔

☆ پانچویں سالانہ عرس مبارک کی مرکزی تقریبات بہاولپور مزار فیض ملت مفسر اعظم پاکستان محدث بہاولپوری میں ہوئی۔ ماہنامہ "فیض عالم" بہاولپور کے گذشتہ شماروں اور سوشل میڈیا پر عرس مبارک کا اشتہار شائع ہوا تو ملک بھر سے حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کے مریدین و خلفاء (احباب طریقت) اور آپ کے تلامذہ نے عرس پاک کی تقریبات میں آنے کی تیاری شروع کر دی۔ حضرت علامہ صاحبزادہ محمد ریاض احمد اویسی نے جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کے فضلاء قاری ریاض حسین گولڑوی، علامہ خلیل احمد مہروی، علامہ عبد الرؤف مہروی کے ہمراہ مختلف اشتہارات، پمفلٹ، دعوت نامے شائع کر کے احباب تک پہنچانے کا اہتمام کیا۔ دیگر شہروں میں رہنے والے احباب سے انفرادی رابطے کئے جبکہ شوال کا چاند نظر آتے ہی قومی و مقامی اخبارات میں عرس مبارک کے اشتہارات شائع ہوئے۔ بہاولپور و مضافات میں پبلک مقامات پر اشتہارات اور خوبصورت بینرز لگوائے گئے۔ مختلف علاقہ جات میں مذہبی تقریبات اور جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں عوام و خواص کو شرکت کی دعوت پیش کی گئی۔ مشائخ و علماء کرام تک دعوت نامے پہنچانے کے لیے جامعہ کے سابقہ فضلاء کرام نے ڈیوٹی نبھائی۔

☆ تقریبات کے شروع ہونے سے قبل جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد کے ارد گرد اور محکم الدین سیرانی روڈ کی صفائی کا کام تحصیل کونسل سٹی بہاولپور کے عملہ نے نہایت ذمہ داری سے کیا۔

☆ ۳۱ جولائی جمعۃ المبارک کو ملک کے مختلف علاقوں سے قافلے بہاولپور پہنچنا شروع ہو گئے۔

☆ سیرانی مسجد بہاولپور جمعۃ المبارک کے اجتماع میں جگر گوشہ فیض ملت حضرت صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی نے حضور سید الشہداء حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے فضائل کے ساتھ حضرت فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کی سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ سے عقیدت کا بیان کیا۔

☆ ۱۵ شوال المکرم شب ہفتہ دوسری نشست بعد نماز مغرب شروع ہوئی صاحبزادہ محمد کوکب ریاض اویسی نے تقریب کے

آغاز کے لیے فخر القراء قاری محمد مولا بخش مدرس شعبہ حفظ و قرأۃ جامعہ ہذا کو تلاوت کلام الٰہی کی دعوت دی۔ سید محمد احمد رضا محترم محمد عاصم رضا قادری اویسی (بہاولپور) قاری محمد منور عباس اویسی نے نعت شریف کا نذرانہ پیش کیا۔

قافلے جو حاضر ہوئے

قافلوں کی صورت آنے والے احباب میں میانوالی سے حضرت علامہ صاحبزادہ سید محمد منصور شاہ اویسی سجادہ نشین دربار عالیہ نقشبندیہ واحدیہ، محترم محمد شاہد اویسی، حاجی محمد رمضان اویسی، شیخ محمد خرم کاموں کی منڈی (گوجرانوالہ) مولانا محمود اقبال خان اویسی موچھ میانوالی، حضرت مولانا محمد سیف الرحمٰن اویسی رحیم یار خان، فخر القراء قاری محمد ساجد اویسی نواب شاہ سندھ، حضرت علامہ مولانا علی محمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادگان مولانا غلام محی الدین اویسی، غلام قطب الدین اویسی، غلام غوث اویسی و اہل سنت کے قلمکار حضرت مولانا غلام حسن اویسی دیگر احباب پاک پتن شریف، سرگودھا سے دعوتِ ذکر کے ارکان خواجہ محمد مسعود احمد اویسی، حافظ عطاء محمد اویسی، راؤ عبدالغفار اویسی، محمد صادق اویسی، محمد شہباز اویسی جبکہ مولانا فیاض الرسول قادری مولانا غلام دستگیر قادری خیر پور شریف، حضرت مولانا محمد شاہد اقبال اویسی، محترم محمد خالد اویسی چک 42 (بہاولپور) حافظ عبدالستار صابری (وہی جان محمد) ڈیرہ غازی خان سے محمد اقبال اویسی، حافظ محمد مدثر عدنان اویسی، چک 23 ڈی این بی سے حافظ محمد فیاض احمد اویسی قادری، چک 44 سے قاری محمد عسجد احسان اویسی باب المدینہ (کراچی) سے محترم الحاج محمد احمد قادری اویسی کاروان اسلامی (انٹرنیشنل) محترم صوفی مقصود حسین قادری نوشاہی اویسی، محترم محمد سہیل اویسی، محمد یوسف اویسی، غلام مصطفیٰ اویسی، محمد ابراہیم اویسی جبکہ علامہ مختار احمد رضوی گجر خان (راولپنڈی) مولانا احمد خان (نور پور تھل)، اویسی یوتھ ونگ لودھراں کا قافلہ حاضر ہوا۔

☆ حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کے عرس مبارک کے موقعہ پر بہاولپور میں اہلسنّت کے اکثر مدارس نے عام تعطیل کا اعلان کیا تمام کلاسوں کے طلباء نظم و ضبط کے ساتھ تقریبات میں شریک رہے۔

وردِ بخاری شریف ﷺ ہفتہ بعد نماز عصر علامہ محمد امیر احمد نوری نقشبندی اویسی (شیخ الحدیث جامعہ ہذا) کی نگرانی میں علماء کرام "الجامع الصحیح المسند المختصر من أمور رسول اللہ ﷺ" المعروف بخاری شریف کی احادیث مبارکہ کا ورد کیا۔

☆ بعد نماز مغرب حضرت علامہ پیرزادہ سید محمد منصور شاہ اویسی مولانا محمود اویسی موچھ کی نگرانی میں جامعہ واحدیہ فیض العلوم میانوالی اور جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کے طلباء نے لنگر غوثیہ اویسیہ خوب نظم و ضبط کے ساتھ تقسیم کیا۔ جبکہ مہمان علماء

ومشائخ کرام کی مہمان نوازی حضرت حافظ فیاض اویسی قادری حافظ قاری محمد عسجد اویسی نے نگرانی کی ۔

☆ بہاولپور ومضافات میں موسلادھار بارش کے باوجود اہل محبت کے قافلے کاروں، بسوں، جیپوں کے ذریعے مزار مفسر اعظم پاکستان پر پہنچتے رہے۔

تقریبات کی مختلف نشستوں کے مہمانان گرامی یہ تھے حضرت جانشین حضور فیض ملت علامہ محمد عطاء الرسول اویسی، جگر گوشہ فیض ملت حضرت صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی، حضرت جگر گوشہ محدث بہاولپوری علامہ محمد ریاض احمد اویسی، حضرت سید مفتی نعیم نوید چوراہی، حضرت مولانا پیر حافظ ماجد حسین اویسی، استاذ الحفاظ حضرت حافظ محمد عظیم بخش درانی (خانبیلہ) شیخ الفقہ المیراث مفتی مختار احمد غوثوی (مہتمم جامعہ مہریہ) مدرسین جامعہ ہذا حضرت شیخ الحدیث علامہ محمد امیر احمد نوری نقشبندی اویسی، حضرت علامہ بشیر احمد اویسی، مفتی محمد قربان اویسی، شیخ الحدیث علامہ مفتی محمد متین نقشبندی اویسی، بانی و مہتمم جامعہ مجددیہ سیفیہ فخر العلوم بہاولپور مولانا مفتی امیر احمد نقشبندی رضوی مہتمم جامعہ صدیق اکبر عباسی ٹاؤن حضرت علامہ مولانا پیر سید مسرت حسین شاہ اویسی آستانہ عالیہ خلیل آباد شریف، حضرت مولانا محمد احمد سعیدی خانقاہ شریف، علامہ ڈاکٹر عبدالرزاق شائق، خلیفہ محمد افضل صابری، الحاج محمد حنیف آرائیں، جامعہ کے سابقہ فضلاء میں حضرت مولانا سید فیاض حسین شاہ، علامہ قاری نذیر احمد نقشبندی، حضرت علامہ قاری عبدالروف مہروی، حضرت مولانا قاری ریاض احمد گولڑوی، مولانا محمد ناصر انصاری، حضرت سید اختر حسین شاہ نقشبندی قادری، حضرت مولانا حافظ حاجی محمد بخش اویسی، قاری حبیب اللہ فخروی، حضرت حاجی محمد ارشد مہتمم جامعہ فیض مدینہ یزمان، حاجی محمد انور (خانپور نورنگہ) حضرت مولانا محمد عبدالرحمٰن ہمدرد (خطیب اشرف شوگر ملز) حضرت علامہ مولانا سیف الرحمٰن اویسی (رحیم یارخان) مولانا مفتی غلام ہاشم قادری (لیاقت پور) مولانا حمید الرحمٰن اویسی (امین آباد) صوفی مختار احمد اویسی (سیرانی کتب خانہ) قاری عبدالرشید (سمہ سٹہ) شریک سعادت ہوئے۔

۱۵ شوال المکرم یکم اگست ہفتہ کا جدول

تربیتی کنونشن: بعد نماز عصر جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کے سابقہ فضلاء اور حضور فیض ملت شیخ کامل رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے سلسلہ عالیہ اویسیہ کے مریدین رخلفاء کی تربیتی نشست ہوئی جس میں جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کی تعلیمی، تعمیری معاملات کو بہتر انداز سے چلانے اور حضرت صاحب قبلہ کی غیر مطبوعہ تصانیف مبارکہ کو منظر عام پر لانے کے لیے جامع منصوبہ بندی کی گئی اس موقعہ پر حضرت پیرزادہ سید محمد منصور شاہ اویسی نے ولولہ انگیز گفتگو کر کے تمام پیر بھائیوں کو کام کرنے کا جذبہ دیا۔

اس نشست میں شجرہ عالیہ قادریہ اویسیہ کے ورد کی سعادت مولانا محمود اقبال اویسی کے حصہ میں آئی۔

☆ بعد نماز عشاء صاحبزادہ محمد کوکب ریاض اویسی نے تقریب کے آغاز کے لیے فخر القراء قاری محمد جاوید مدرس شعبہ حفظ/قرأۃ جامعہ ہذا کو تلاوت کلام الٰہی کی دعوت دی جبکہ ثناء خوانان صوفی شیر محمد اویسی امین آباد نے بڑے خوبصورت انداز میں مدح سرائی فرمائی پیش کیا

☆ حضور فیض ملت کے شاگرد رشید مولانا شرافت علی رضوی (سمندری) نے اپنے خطاب میں کہا ملت اسلامیہ کا یہ واحد مصنف ہے جس کے قلم سے ہزاروں کتابیں تحریر ہوئیں۔ انہوں اس بات بھی پر نہایت خوشی کا اظہار کیا کہ جامعہ اویسیہ رضویہ اپنی تعلیمی تدریسی منزلیں طے کر رہا ہے ورنہ عموماً دیکھا گیا ہے کہ بزرگوں کے پردہ کرنے کے بعد ادارے ویران ہو جاتے ہیں یہ حضرت اویسی صاحب کا روحانی تصرف ہے کہ آپ کی اولادِ صالحہ کے ذریعے آپ کا لگایا ہوا علم کا گلستان آباد ہے میری دعا ہے کہ اللہ کرے آباد و شاد رہے۔

☆ حضور فیض ملت کے محبوب خلیفہ اور شاگرد رشید حضرت علامہ پیرزادہ سید محمد منصور شاہ صاحب (سجادہ نشین دربار عالیہ غوثیہ واحدیہ میانوالی) نے اپنے پرجوش خطاب میں "موجودہ دور میں گستاخی و بے ادبی کی یلغار میں حضور فیض ملت کی تعلیمات سے رہنمائی کی ضرورت" جیسے اہم موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ آجکل صلح کلیت کا مرض وبائی صورت اختیار کرتا جا رہا ہے، ایمانی غیرت ختم ہو رہی ہے میرے استاذ محترم حضور فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ نے سچے کھرے سنی بن کر رہنے کا ہمیں سبق دیا ہے یہ کامیاب زندگی کا سنہری اصول ہے۔ مزید ان کے علمی و روحانی مقام پر اپنے ذاتی مشاہدات بھی بیان کرتے ہوئے کہا (۴ جون ۲۰۰۷ء بدھ) لاہور میں حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کی ریڑھ کی ہڈی کا آپریشن تھا دنیا بھر میں دعائیں ہو رہی تھیں مدینہ منورہ مکہ مکرمہ بغداد شریف و اجمیر شریف میں عاشقان حضرت کی صحت کے لیے دست بادعا تھے۔ میں نے اپنے والد گرامی حضرت سلطان سید عبد الوحد شاہ نقشبندی قدس سرہٗ کی خدمت میں اپنے مرشد کریم فیض ملت قدس سرہٗ کے کامیاب آپریشن کی دعا کی التجاء کی آپ نے دعا فرمائی اور فرمایا بیٹا خیریت کی خبر سے آگاہ کرنا چنانچہ شام چار بجے بخیر و خوبی آپریشن تھیٹر سے لایا گیا۔ بذریعہ فون تمام عقیدتوں مندوں کو کامیاب آپریشن کی خوشخبری سنائی گئی سید محمد منصور شاہ اویسی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد گرامی کی خدمت میں جا کر خیر کی خبر عرض کی تو وہ مسکرا پڑے فرمایا بیٹا خیر ہی ہونی تھی کیونکہ جب حضرت اویسی صاحب کا آپریشن ہو رہا تھا تو شہنشاہِ بغداد حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ خود موجود رہے۔

رات کافی بیت چکی تھی موسم نہایت ہی خوشگوار تھا بارش نے ہر طرف جل تھل مچا دی مگر مدینہ منورہ کی ٹھنڈی ہوائیں

مدینے کے بھکاری کے عرس کی تقریبات کو پر کیف بنائے ہوئے تھیں مجمع میں بیداری کا عالم بتا رہا تھا کہ اہلسنّت جاگ رہے ہیں ایسے میں شب چراغاں ۱۲ بجے کے قریب مجلس عرس کا اختتام ہدیہ درود وسلام کے ساتھ ہوا۔ درگاہ عالیہ جبہ پاک رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ شیخو واہن شریف کے چشم وچراغ حضرت پیرزادہ مقبول احمد ہاشمی قریشی نے اختتامی دعا فرمائی۔

آخری نشست

☆۱۵ ر شوال المکرم (2 راگست) بروز اتوار صبح نماز فجر کے بعد علامہ محمد امیر احمد نوری اویسی (صدر مدرس جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور) نے درس قرآن میں سورۃ والعصر کی تفسیر کی روشنی میں حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کی زندگی کے مختلف پہلو بیان کرتے ہوئے فرمایا میرے استاذ گرامی علیہ الرحمہ کامل ایمان تھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ان کے روگ وپے میں تھی ہم نے زندگی کے کم بیش ۳۰ سال ان کے ساتھ گزارے اس شعر کی عملی تصویر تھے

میں سو جاؤں یا مصطفیٰ کہتے کہتے   کھلے آنکھ صل علیٰ کہتے کہتے   (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

اعمال صالحہ کا عالم یہ تھا کہ کبھی تہجد قضاء نہ ہوئی اک زمانہ گواہ ہے کہ آخری دو سال تو چلنا پھرنا محال ہو گیا مگر مجال ہے کہ سخت علالت کے باوجود نماز تو نماز حضرت نے جماعت اور مسجد کی حاضری بھی نہ چھوڑی۔ یہی ہمارے اسلاف تھے جن کی رونقیں ہر سو تھیں جن کے دم سے علم کی بہاریں تھیں۔

بعد ازاں حسب معمول ایک تسبیح درود پاک اور ایک کلمہ شریف کے بعد ختم خواجگان درود وسلام کا اہتمام ہوا جگر گوشہ فیض ملت محمد فیاض احمد اویسی نے ملک وملت سلامتی اور ملک بھر سے آنے والے زائرین کے لیے خیر وعافیت سے بہاولپور پہنچنے اور خیر وبرکت سے اپنی جھولیاں بھر کر اپنے اپنے گھروں کو واپس جانے کی دعا کی۔

☆ آٹھ بجے کے بعد صاجزادہ محمد کوکب ریاض اویسی کی نقابت سے عرس شریف کی آخری نشست کا آغاز تلاوت کلام الٰہی اور نعت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ہوا۔ سرگودھا کے خوبصورت صاحب طرز ثناء خوان محترم قاری محمد سیف اللہ نے نعتیہ کلام پیش کر کے مدینہ منورہ جانے کی تڑپ میں تازگی پیدا کر دی۔

☆ حضور فیض ملت کے مایہ ناز شاگرد جواں سال عالم دین علامہ محمد اشفاق اویسی (خطیب پولیس لائن اٹک) نے اپنے خطاب میں ''حضور فیض ملت محافظ مسلک امام احمد رضا'' پر سیر حاصل گفتگو کرتے ہوئے کہا مسلک حق اہلسنّت کی ترویج واشاعت کے لیے میرے مرشد کریم حضور فیض ملت نے وہ خدمات انجام دیں جس سے صدیوں اہل ایمان مستفید ہوتے

رہیں گے۔

انہوں نے خطاب میں بے عمل پیروں اور علماء کو حضور فیض ملت کی باعمل زندگی کا احوال سنا کر کہا کہ وقت کا تقاضہ ہے کہ باکردار ہو کر تبلیغ وتدریس کا فریضہ انجام دیں۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ حضور فیض ملت کی تدریس ومواعظ حسنہ میں عقائد کی پختگی درس ملتا تھا آپ عقائد باطلہ کا رد قرآن وحدیث کی روشنی میں امثلہ کے ساتھ بیان فرماتے تھے جو عوام وخواص کے ذہن نشین ہو جاتے۔ اس نشست میں حضرت مولانا نور محمد اویسی خطیب باب المدینہ (کراچی) حضرت صاحبزادہ پیر محمد فضل احمد اویسی آستانہ عالیہ اویسیہ اویس نگر (فیصل آباد) مولانا غلام محی الدین اویسی (پاک پتن شریف) مولانا محمود خان اویسی (موچھ) نے بھی خطابات فرمائے۔

☆ جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور فاضل حضرت علامہ مولانا قاری ظہور احمد قادری (خطیب مرکزی عیدگاہ میلسی) نے سرائیکی زبان میں ایسی لطیف اور خوبصورت گفتگو کی کہ علماء ومشائخ کرام نے سبحان اللہ کی داد کے ساتھ خوب پذیرائی فرمائی اُنہوں نے حضور فیض ملت کی کتاب شرح مثنوی مولانا روم سے فارسی اشعار پڑھ کر کے مجمع میں اک ذوق بھر دیا انہوں نے کہا کہ حضرت قبلہ فیض ملت علیہ الرحمۃ میرے استاد ہیں ان سے میں نے درس نظامی کی کتابیں پڑھیں ان کا انداز تدریس بہت دلنشین اور نرالا تھا انہوں نے کہا کہ روحانیت میں انہوں نے بلند مقام حاصل کیا۔

☆ حضور فیض ملت کے بہت ہی پیارے مرید حضرت علامہ مولانا اخندزادہ محمد افضال یوسف اویسی رحمۃ اللہ علیہ کے برادرِ اصغر حضرت مولانا محمد کمال یوسف اخندزادہ اویسی (کوٹ سرور ضلع حافظ آباد) کے پر تاثیر خطاب نے مجمع میں ایک جان پیدا کر دی۔ انہوں نے گرجدار لہجہ میں اجتماع سے مخاطب کر کے کہا ہمارے مسلک حق اہلسنّت کے سچ ہونے کی واضح دلیل یہ ہے کہ اس میں میرے مرشد حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان علامہ الحاج محمد فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ موجود ہیں ان کی ہر ہر ادا سنت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تھی۔ انہوں نے مزید کہا کہ بلا مبالغہ عرض کر رہا ہوں کہ آپ کے صاحبزادگان آپ کے علمی وروحانی فیضان سے فیض یاب ہیں یہ اپنے عظیم والد گرامی کا مظہر ہیں سادہ طبیعت ہیں سب سے بڑی اہم بات اس گھرانے کی یہ ہے کہ یہاں عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خیرات ملتی ہے میری دل سے دعا ہے کہ اللہ کرے خانوادہ اویسیہ آباد رہے۔

☆ آج نشست میں مرکزی خطاب کے لیے اہلسنّت کے مقرر شعلہ بیاں خطیب حضرت علامہ مولانا محمد امیر بھوری (میانوالی) کو دعوت خطاب دی گئی انہوں نے حمد وصلوٰۃ کے بعد "النبی اولی من انفسھم" کی جامع اور خوبصورت تفاسیر سے مجمع کے قلوب ایمانی حرارت سے گرما دیا۔ انہوں نے حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کے حسنِ اخلاق کے ذاتی

مشاہدات بیان کرتے ہوئے کہا کہ حضرت سے جو ملتا اسے ایسا پیار دیتے کہ وہ آپ گرویدہ ہو جاتا آپ کا پیار امیر و غریب پیر و مرید سب کے لیے یکساں تھا وہ سنت مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پیکر تھے۔ انہوں نے کہا میرے استاد گرامی حضور فیض ملت علیہ الرحمۃ ان مقبولانِ بارگاہ الٰہی میں سے ہیں جنہوں نے زندگی کے لمحات دین اسلام کی ترویج اور پیارے مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان بیان کرنے اور لکھنے میں گزاری وہ ساری زندگی گستاخِ رسالت گستاخِ صحابہ واہل بیت کے لیے سیف بے نیام بنے رہے۔ وہ زندگی بھر مدینے سے عشق رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خیرات سے جھولی بھر کے لاتے رہے اور دنیا بھر میں یہ خیرات تدریس وتصنیف اور تقریر کے ذریعے تقسیم فرماتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں محبوب کریم رؤف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں جنت کا اعلیٰ وارفع محل عطاء فرمایا ہے۔ انہوں نے مزید کہا ان کی دنیوی زندگی "فَاذْكُرُونِي" کا جلوہ تھا ان کے وصال کے بعد "اَذْكُرْكُمْ" تفسیر ہے آج دنیا بھر میں حضور فیض ملت قدس سرہٗ کی یاد ہو رہی ہے آج لاکھوں بندگان خدا کے دلوں میں میرے حضرت قبلہ اویسی صاحب زندہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج چار دانگ عالم میں ان کے علمی وروحانی تذکرے سننے کو مل رہے ہیں۔

مجلس عرس کا اختتام صلوٰۃ وسلام پر ہوا۔ جامعہ غوثیہ لودھراں کے مہتمم اعلیٰ اور شیخ الحدیث آستانہ عالیہ مہر آباد شریف کے چشم وچراغ حضرت علامہ پیر سید ظفر علی شاہ تشریف لائے اختتامی دعا فرمائی اور لنگر غوثیہ اویسیہ تقسیم ہوا ملک بھر سے آنے سابق فضلاء اور مریدین منسلکین نے شہزادگان فیض ملت سے اجازت چاہی دعاؤں کے ساتھ قافلے اپنے اپنے گھروں چل دیئے۔

عرس مبارک کی تقریبات کی جھلکیاں

☆ حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کے خلفاء کرام کی قیادت میں آنے قافلے جب مزار شریف پر چادر پوشی کے لیے محکم الدین سیرانی روڈ سے قصیدہ بردہ شریف کے ورد کے ساتھ سیرانی اسٹریٹ میں پہنچے تو قابل دید منظر تھا۔

☆ بہاولپور ومضافات اور ملک کے دیگر علاقہ جات سے آنے والے برادرانِ طریقت نے ذکر واذکار اور قصیدہ بردہ شریف کے ساتھ اپنے شیخ کریم کے مزار شریف پر چادریں پیش کیں۔

☆ حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان قدس سرہٗ کے ایصال ثواب کے لیے ختمات قرآن پاک اور اوراد وظائف کلمات حسنات طیبات جمع کرنے میں احباب طریقت نے کافی ہمت کی۔

آج کے دَور کی بدقسمت بیوہ

''زنا کرلینا پر بیوہ سے نکاح نہ کرنا''

غزوہ موتہ سے واپسی کا منظر ہے کہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا مجاہدین کی واپسی کی خبریں سُن رہی ہیں۔ اپنے پیارے شوہر حضرت سیدنا جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی راہ میں آنکھیں بچھائے بیٹھی ہیں، اپنے بچوں کو بھی تیار کرلیا ہے، دُور سے آہٹ کی آواز سنائی دیتی ہے لیکن جب یہ دیکھتی ہیں کہ یہ جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہیں بلکہ نبی پاک محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذاتِ مبارک ہے، حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اندازے ہی سے سمجھ جاتی ہیں کہ ان کی زندگی کے ہم سفر، ہجرت کے ساتھی اور پیارے شوہر حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے بچھڑ چکے ہیں۔

یہی معاملہ ہمارے معاشرے میں ہوتا تو حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پوری زندگی بچوں کے ساتھ تنہا حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے چھوڑ دیا جاتا لیکن وہ نبی کریم روف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے تربیت یافتہ صحابہ کرام کا وسیع القلبی والا دَور تھا۔ ایک مسلمان بیوہ کو کیسے اِن حالات وجذبات کے دھکے کھانے کے لئے اکیلا چھوڑ دیا جاتا؟

یارِ غار، غیر انبیاء میں سب سے زیادہ افضل شخص یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُنھیں اپنی زوجیت میں لے لیا اور بچوں کو باپ جیسی شفقت اور محبت میسر آگئی، اللہ نے اُنھیں ایک بیٹا بھی عطا فرمادیا۔

پھر کچھ عرصہ بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوگیا، حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے غسل دلوایا۔

دودفعہ بیوہ ہونا ہمارے تنگ نظر معاشرے کے لئے تو انہونی بات ہے کہ وہ غیرت مند رجال ان باتوں سے ناواقف تھے، مسلمان عورت کو فوراً معاشرتی دھارے کی زندگی میں ہم آہنگ کرلیا جاتا تھا تا کہ اسے تن تنہا نفسیاتی اور جذباتی جنگ نہ لڑنی پڑجائے۔ اس دفعہ آگے بڑھنے والے غیرت کے پیکر کوئی اور نہیں بلکہ شیرِ خدا، ابوتراب، فاتح خیبر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ آپ حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چھوٹے بھائی بھی تھے لیکن آپ نے صرف بھتیجوں کی کفالت ہی نہیں کی بلکہ فرزندِ ابوبکر کو بھی اسی محبت سے پالا جیسے اپنے بھتیجوں کو پالا۔

یہ کیسا معاشرہ تھا جو ایسی عورت کے حقوق کا بھی محافظ تھا یہ سُن کے رشک آتا ہے۔ ہم صحابہ کرام کے دور میں پیدا ہونے کی خواہش بھی کرتے ہیں، ان جیسا بننا بھی چاہتے ہیں، لیکن جب نفس پر زد آئے تو خاموشی کی چادر اوڑھ لیتے ہیں۔

بیوہ اور اس کے بچوں کو تحفظ دینا ایسا اس معاشرے میں رچا بسا کام تھا کہ اس کے لئے کوئی تقریر کرنے، کوئی مہم چلانے، کوئی

حکمتِ عملی بنانے کی ضرورت نہیں تھی۔

اور ہمارا معاشرہ اور ہمارے رویے۔۔۔۔؟؟؟

ایک اور پاکیزہ صحابیہ حضرت عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مثال سامنے رکھنا چاہوں گا۔

پہلا نکاح حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت خوبصورت تھیں اور اس جوڑے کی محبت عرب میں ایک مثال بن گئی تھی۔ حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے ایک دن محبت میں آ کر ان سے عہد کروالیا کہ اگر میں آپ کی زندگی میں وفات پا گیا تو آپ دوسرا نکاح نہیں کریں گی۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کچھ عرصہ بعد شہید ہوگئے لیکن اس معاشرے میں بیوہ خاتون کو تنہا چھوڑنے کی مثال محیر العقل تھی، اس لئے بڑوں کے سمجھانے پر آپ نکاحِ ثانی کے لئے راضی ہوگئیں۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو آپ کے چچازاد بھائی بھی تھے اُنہوں نے حضرت عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے نکاح میں لے لیا۔ کچھ عرصہ بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ بھی شہید ہوگئے۔

عدت پوری ہونے کے بعد عشرہ مبشرہ صحابی حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکاح کا پیغام بھیجا اور اب حضرت عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کے نکاح میں آ گئیں۔ کچھ عرصہ بعد حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے بھی جامِ شہادت نوش کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں عرب میں مشہور ہو گیا تھا کہ جسے شہادت کی تمنا ہو وہ حضرت عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کرلے اسی مناسبت سے آپ کو شہداء کی زوجہ کہا جاتا تھا۔

اس عظیم مثال کا اپنے معاشرے سے مقابلہ کریں!!!

اللہ اللہ.. کیسا کھلے دل والا معاشرہ تھا اور ہم اور ہمارا معاشرہ کیسا تنگ نظر اور گھٹن کا شکار معاشرہ ہے، ایسا معاشرہ جہاں بیوہ کو تن تنہا حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے چھوڑ دیا جاتا ہے، جن مشکلات و مصائب کے پہاڑ، مردوں کی نظروں اور دوسری عورتوں کے طعنوں کے ساتھ یہ خواتین زندگی گزارتی ہیں، اس کی تفصیل آپ اپنے اردگرد، اپنے خاندان یا اپنے مُحلہ کی کسی بھی بیوہ سے جان سکتے ہیں۔ ہم کب تک تن آسانیوں، مصلحتوں اور بے جا خوف کا شکار رہیں گے۔ صرف صحابہ کرام کے دور کی بات کرنے یا اُن کی مثالیں دینے سے اس دور کے ثمرات، فوائد اور برکات نہیں آئیں گے، بلکہ انھیں عملی طور پر ہر شعبے میں رفتہ رفتہ نافذ کرنے سے یہ سب کچھ حاصل ہوگا۔

یاد رکھیں! صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین ہماری طرح گفتار کے غازی نہیں، بلکہ کردار کے بھی غازی تھے۔

بشکریہ: مفتی محمد عاصم صدیقی

فوٹو بازی نے نومولود بچے کی بینائی چھین لی

لندن (مانیٹرنگ ڈیسک) سیلفی کے اس دور میں بچے کی پیدائش کے فوراً بعد عموماً والدین یا دوست احباب بچے کی تصاویر بنانے لگ جاتے ہیں تاکہ اسے سوشل میڈیا پر شیئر یا فیملی تصویری البم میں محفوظ کیا جا سکے۔ لیکن کیا ایسا کرنا بچے کے لئے صحت مندانہ اقدام ہے؟ محض تصویر بنانے میں تو کوئی مضائقہ نہیں لیکن اگر کیمرے کی فلیش لائٹ آن ہے تو پھر یہ بچے کے لیے بہت زیادہ خطرناک ہے۔ آج ہم آپ کو ایسے ہی ایک بچے کے متعلق بتانے جا رہے ہیں جس کے والدین کے دوست نے اس کی تصویر بنائی اور عمر بھر کی معذوری اس کا مقدر بن گئی۔

اس بچے کی عمر 3 ماہ کی تھی جب اس کے والد کا دوست ان کے گھر آیا اور موبائل فون کے کیمرے سے بچے کی تصویر بنانے لگا لیکن وہ کیمرے کی فلیش لائٹ آف کرنا بھول گیا۔ اس نے 10 انچ کے فاصلے سے بچے کی تصویر بنائی۔ تصویر بنانے کے آدھے گھنٹے بعد والدین نے بچے کی آنکھوں میں تبدیلی محسوس کی، اس کی آنکھوں سے پانی بھی بہنے لگا، والدین نے بچے کی حرکات سے محسوس کیا کہ جیسے اسے دیکھنے میں دشواری ہو رہی ہے۔ وہ فوری طور پر اسے ڈاکٹر کے پاس لے گئے جہاں ڈاکٹر نے انہیں ایسی بات بتائی کہ ان کے پیروں کے نیچے سے زمین ہی نکل گئی۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ کیمرے کی تیز فلیش لائٹ پڑنے سے ان کا بیٹا ایک آنکھ سے نابینا ہو گیا ہے۔

ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ 4 سال کی عمر تک قریب سے بچے کی آنکھ میں کیمرے کی فلیش لائٹ پڑنے سے ان کی آنکھ کے ریٹینا میں موجود میکیولا (Macula) شدید متاثر ہوتا ہے جس سے اس کی بینائی جانے کا بہت زیادہ خدشہ ہوتا ہے، اور یہ مسئلہ ناقابل علاج ہوتا ہے۔ ڈاکٹروں نے بتایا کہ 4 سال کی عمر تک بچے کی آنکھ میں میکیولا پوری طرح نشوونما نہیں پاتا اس لیے یہ اس قدر تیز روشنی برداشت نہیں کر سکتا۔ انہوں نے لوگوں کو ہدایت کی کہ 4 سال کی عمر سے قبل بچے کی تصاویر بنانے سے پہلے پوری طرح یقین کر لیں کہ ان کے کیمرے کی فلیش لائٹ آف ہے ورنہ ان کا بچہ بھی عمر بھر کے لیے نابینا ہو سکتا ہے۔ (روزنامہ ''پاکستان'' 28 جولائی 2015ء)

فائدہ: ہمارے پیارے آقا کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صادق الامین ہیں آپ نے سچ فرمایا کہ فوٹو بازی میں سراسر نقصان ہی نقصان ہے او کما قال۔ مسلمانو فوٹو بازی بچو اس سے دنیا و آخرت کا خسارہ ہے۔ فوٹو بازی کے وبال سے خود بھی بچیں احباب کو بچائیں اس سے دنیا میں عزت اور آخرت میں نجات ملے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کی تصنیف ''فوٹو کی حرمت اور اس کے نقصانات'' کا مطالعہ کریں۔

ملنے کا پتہ: مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور

ذیقعدہ فضائل ونوافل

از حضور مفسر اعظم پاکستان حضرت علامہ پیر مفتی محمد فیض احمد اویسی محدث بہاولپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اسلامی مہینوں کا یہ گیارہواں مہینہ ہے اسے اس نام سے اس لئے موسوم کرتے ہیں کہ قعدہ بمعنی بیٹھنا چونکہ اہل عرب اپنی خوشی حالی یا جنگ وجدال سے فارغ ہوکر اپنے گھروں میں بیٹھ جاتے اسی لیے اسے ذوقعدہ کہتے تھے۔

فائدہ:

القعدة بفتح القاف وسكون العين المهمله

(تفسیر روح البيان، سورة التوبة، الجزء الثالث، الصفحة ۴۲۲، دار الفكر بيروت)

بمعنی بیٹھنا اور اس کے قاف کو ذوالحجہ کی حاء مکسور پڑھنا بھی جائز ہے لیکن الحجہ میں بکسر الحاء زیادہ مشہور ہے۔

احادیث مبارکہ :

۱) حدیث شریف میں ہے کہ جو اس ماہ میں ایک روزہ رکھے اسے ہر ساعت کے بدلے اللہ تعالیٰ حج مقبول اور غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

۲) حدیث شریف میں ہے کہ حرام کے مہینوں میں یہ پہلا مہینہ ہے۔ (یعنی اس ماہ جنگ جدال حرام ہے)

۳) حدیث شریف میں ہے کہ اس ماہ کی عبادت ہزار برس کی عبادرت سے بہتر ہے۔

روزہ : حدیث شریف میں ہے اس ماہ کے پیر کو روزہ رکھنا ہزار برس کی عبادت سے بہتر ہے۔

﴿نوافل ذیقعد﴾ ماہِ ذیقعد کی پہلی شب بعد نمازِ عشاء چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تئیس تئیس مرتبہ پڑھنی ہے۔ بعد سلام کے اپنے گناہوں سے توبہ کرکے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے انشاءاللہ تعالیٰ اس نماز کی عظمت سے اللہ پاک اس کی بخشش فرمائے گا اور حشر کے دن اس کی پیشانی آفتاب سے زیادہ روشن ہوگی۔ نیز اس ماہ ذیقعد کی ہر رات کو بعد نماز عشاء دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھنی ہے۔

انشاءاللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ہر رات عمرے کا ثواب عطاء ہوگا۔

نیز ذیقعد کے مہینہ میں جو خوش نصیب ہر جمعہ بعد نمازِ جمعہ چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص اکیس اکیس مرتبہ پڑھے تو اللہ پاک اُس پڑھنے والے کو انشاءاللہ تعالیٰ حج وعمرہ کا ثواب عطاء فرمائے گا۔

نفلی روزہ ﴾ ماہ ذیقعد میں جو شخص ایک روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کو عمرے کا ثواب عطاء فرمائے گا اور اس ماہ میں پیر کے دن روزے رکھنے والے کو بہت زیادہ عبادت کا ثواب ملے گا۔

نوافل ﴾ حدیث مبارک میں ہے کہ جو شخص اس ماہ کی پہلی رات میں چار رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ ۲۳ بار سورۂ اخلاص پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں چار ہزار یاقوت سرخ کے مکان بنائے گا۔ ہر مکان کے اندر جواہر کے تخت ہوں گے اور ہر تخت پر ایک ایسی حور بیٹھی ہوگی جس کی پیشانی آفتاب سے زیادہ روشن ہوگی۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ہر رات میں دو رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ اخلاص تین بار پڑھے تو گویا اس نے ہر رات کو ایک شہید اور ایک حج کا ثواب حاصل کیا۔

جمعہ کی عبادت ﴾ جو خوش نصیب اہل ایمان اس ماہ کے ہر جمعہ میں چار رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص ۲۱ بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے حج وعمرہ کا ثواب لکھ دیتا ہے۔

جمعرات ﴾ جو شخص جمعرات کے دن ایک سو رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد دس بار سورہ اخلاص پڑھے تو بے حساب ثواب پائے گا۔

روزے ونوافل ﴾ حدیثِ پاک میں ذی قعدہ کے مہینہ میں روزہ رکھنے کا بڑا ثواب آیا ہے۔ ارشاد ہے کہ جو شخص ذوالقعدہ کی پہلی رات میں چار رکعت نماز نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد ۳۳ بار سورۂ اخلاص یعنی قل ھو اللہ احد پڑھے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں یاقوت سرخ کے محل بنائے گا۔

ایک روایت میں ہے کہ جو مسلمان اس مہینہ کی ہر رات میں دو رکعت نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد تین بار قُل شریف پڑھے تو اسے ہر رات میں ایک شہید اور ایک حج کا ثواب ملے گا۔

﴿ماہ ذیقعد کے تاریخی واقعات﴾

اس مہینہ کی پہلی تاریخ کو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دینے کے لئے تیس راتوں کا وعدہ فرمایا تھا۔ اس ماہ کی پانچویں تاریخ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام نے بیت اللہ شریف کی بنیاد رکھی تھی۔ اس کی چودھویں تاریخ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے نکالا تھا اور ۱۷ تاریخ کو ان پر کدو کے درخت کا سایہ فرمایا تھا اور اسی تاریخ کو حضرت جبرائیل علیہ السلام سرورِ عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) پر پہلی وحی لائے تھے۔ یہ چند واقعات ہیں مزید تفصیلات فقیر کی تصنیف ''بارہ ماہ خیر'' اور ''اسلامی مہینے'' میں ملاحظہ کریں۔

تحریک پاکستان میں خلفائے اعلیٰ حضرت کا کردار

تحریر: علامہ پیر محمد تبسم بشیر اویسی ایم اے سجادہ نشین مرکز اویسیاں نارووال

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں جب گاندھی کی خوفناک آندھی چلی تو مسلمانوں کے کئی بڑے لیڈر اس کی زد میں آکر خس وخاشاک کی طرح بہہ گئے اور قشقہ لگانے لگے، جے پکارنے لگے، مشرکوں کی تکریم کرنے لگے، گائے کی قربانی ترک کرنے لگے، رام لیلا منانے لگے، مشرکوں کو مسجد میں لے جاکر منبر پر بٹھانے لگے تو ان نازک حالات میں بریلی کے مردِ مجاہد امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ہندو مسلم اتحاد کے خلاف صدائے حق بلند کی۔ تحریری طور پر دو قومی نظریہ قوم کے سامنے پیش کیا۔ دو قومی نظریہ کی حفاظت کے لئے جماعت رضائے مصطفےٰ بریلی شریف قائم کی۔ 1921ء میں آپ وصال فرما گئے مگر اپنے پیچھے خلفاء وتلامذہ کی ایک ایسی منظم جماعت چھوڑ گئے جس نے آپ کے مشن کو آگے بڑھایا بلکہ یہ آپ کی حیات ہی میں سرگرم ہو گئے تھے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ کے مشاہیر خلفاء وتلامذہ اور دیگر متعلقین ومعاصرین نے دو قومی نظریہ کی افادیت واہمیت کے پیش نظر سردھڑ کی بازی لگا دی اور میدانِ عمل میں کود پڑے۔ انکی راہ میں کئی رکاوٹیں کھڑی کی گئیں لیکن ان کے پائے استقلال میں ذرا لغزش نہ آئی اور وہ نہایت تیزی کے ساتھ اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہے اور بالآخر اِس خطہ میں ایک اسلامی مملکت پاکستان معرضِ وجود میں آگیا جو آج عالم اسلام کی پہلی واحد ایٹمی طاقت ہے۔

تاجدارِ بریلی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء تلامذہ اور دیگر سنی علماء ومشائخ نے تحریک پاکستان میں نہایت موثر کردار ادا کیا۔ ان تمام کی خدمات تو احاطہ تحریر میں لانا ایک دشوار گزار مرحلہ ہے۔ پیش نظر مضمون میں صرف امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے چند مشاہیر خلفاء کی سیاسی خدمات کی صرف ایک جھلک دی جارہی ہے تاکہ تحریک پاکستان میں ان کے روشن کردار سے آگاہی ہو سکے اور غلط فہمیوں کا ازالہ کیا جاسکے۔

امام المحدثین سید ابو محمد دیدار علی شاہ الوری رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت 1273ھ تاریخ وصال 1354ھ

دو قومی نظریہ کی حمایت میں امام المحدثین سید ابو محمد دیدار علی شاہ الوری رحمۃ اللہ علیہ کا کردار نہایت روشن اور نمایاں ہے۔ آپ نے دو قومی نظریہ کی حمایت میں ایک جامع فتویٰ مرتب فرما کر شائع کیا جس سے کانگریس نواز علماء بڑے سیخ پا ہوئے

اور پورے ہندوستان میں کھلبلی مچ گئی۔ ہندو اور کانگریسی علماء نے شدید مخالفت کی مگر آپ نے سینہ سپر ہو کر اُن کا مقابلہ کیا۔ مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی نے دوقومی نظریہ کی تائید میں آپ کے ٹھوس دلائل سنے تو انہوں نے سر تسلیم خم کر دیا اور لاہور کی تاریخی جامع مسجد وزیر خان میں منعقد عظیم الشان جلسہ میں اپنی غلطی کا اعتراف کر کے دوقومی نظریہ کی مکمل تائید کا اعلان کر دیا۔

ایک دفعہ مسجد وزیر خان میں کانگریسی اور احراری علماء نے ایک بڑے سیاسی جلسے کا اہتمام کیا اور آپ خطیب مسجد ہونے کی حیثیت سے مدعو تھے۔ آپ نے اسی اسٹیج پر اس شدومد سے کانگریس اور احرار کے سیاسی خیالات کی مخالفت کی جو وہ اپنے ساتھ ہی لے کر چلے گئے جو لاہور والوں تک پہنچانے کے لئے آئے تھے۔

فقیہ اعظم علامہ ابو یوسف محمد شریف محدث کوٹلی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت 1280ھ تاریخ وصال 1370ھ

تحریک پاکستان میں فقیہ اعظم علامہ ابو یوسف محمد شریف محدث کوٹلی رحمۃ اللہ علیہ کا کردار روزِ روشن کی طرح واضح ہے۔ آپ نے تحریک آزادی اور تحریک پاکستان کے حق میں جگہ جگہ پر جوش تقریریں کر کے مسلمانانِ ہند کو پاکستان اور مسلم لیگ کے حق میں بیدار اور منظم کیا۔ 26، 27 اکتوبر 1945ء کو ڈسٹرکٹ سنی کانفرنس امرتسر کے زیر اہتمام حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا عرس منعقد ہوا۔ عرس کی تقریب کی صدارت حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کر رہے تھے۔ ان تقریبات میں حضرت فقیہ اعظم محدث کوٹلی، صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی، محدث اعظم سید محمد محدث کچھوچھوی، شیخ القرآن علامہ عبد الغفور ہزاروی کے اسماء گرامی نہایت نمایاں ہیں۔

ان تمام علماءِ حق نے تصورِ پاکستان اور مطالبہ پاکستان کی پرزور حمایت کا اعلان کیا۔ 1945ء اور 1946ء میں انتخابات کے موقع پر کوٹلی لوہاراں کے مولانا محمد احمد چشتی نے آپ سے دریافت کیا کہ ووٹ کسے دینا چاہیے تو آپ نے جواب میں صریحاً مسلم لیگ کی حمایت کرنے اور اس کو ووٹ دینے کی ہدایت کی۔ تحریک پاکستان کی حمایت میں علماء کرام اور مشائخ عظام کی حمایت کا واضح اور دوٹوک موقف بنارس سنی کانفرنس (منعقدہ 27 تا 30 جولائی 1946ء) میں ظاہر ہوا۔ حضرت فقیہ اعظم نے دیگر علمائے سیالکوٹ کے ہمراہ بنارس سنی کانفرنس میں شرکت کی اور مطالبہ پاکستان کو تقویت پہنچائی۔

تحریک پاکستان کے آخری دور میں حضرت فقیہ اعظم مولانا ابو یوسف محمد شریف محدث کوٹلی نے مولانا فقیر اللہ نیازی، محمد یوسف سیالکوٹی، مولانا عبد العزیز ہاشمی، مولانا محمد امام الدین قادری، مولانا محمد نور الحسن سیالکوٹی اور سید فتح علی شاہ قادری

رحمہم اللہ علیہم اجمعین کے ہمراہ متحدہ پنجاب کے تقریباً تمام اضلاع کا دورہ کیا اور مسلمانوں کے سامنے ہندو اور انگریز دونوں کے سامراجی عزائم کو بے نقاب کیا اور مسلم لیگ کی حمایت پر زور دیا۔

حجۃ الاسلام علامہ محمد حامد رضا خان قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت 1292ھ تاریخ وصال 1362ھ

دو قومی نظریہ کی پاسبانی میں حجۃ الاسلام علامہ مفتی محمد حامد رضا خان قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا کردار کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ 4 شعبان المعظم 1343ھ بمطابق 1945ء میں مسلمانوں کی مذہبی، علمی اور سیاسی ترقی کے لئے مقتدر علماء حق نے آل انڈیا سنی کانفرنس کی بنیاد رکھی۔ کانفرنس کے بانی اراکین میں شہزادہ اعلیٰ حضرت حجۃ الاسلام کا اسم گرامی سر فہرست ہے۔ کانفرنس سے پہلے تاسیسی اجلاس منعقدہ 20 تا 23 شعبان المعظم 1343ھ مراد آباد میں بحیثیت صدرِ مجلس استقبالیہ جو خطبہ ارشاد فرمایا وہ مسلمانوں کی سیاسی، سماجی، مذہبی، معاشی، معاشرتی، عمرانی ترقی کے واضح اور مکمل لائحہ عمل پر مبنی ہے۔ وقت گزرنے کے باوجود آج بھی وہ خطبہ واضح نشانِ راہ ہے۔ اسی خطبے میں آپ نے ہندو مسلم اتحاد کے بجائے مسلمانوں کے آپس میں اتحاد و اتفاق کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے فرمایا "بے شک دو گھوڑوں کو ایک گاڑی میں جوڑ کر زیادہ وزن کھینچا جا سکتا ہے لیکن بکری اور بھیڑ کو ایک جگہ جمع کر کے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا"

مسلمانوں کو ہندوؤں سے دور رہنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا

"یہ سمجھتے رہنا چاہیے کہ یہ دشمن موقع کی تاک میں ہے اور موقع مل جائے تو وہ ہمارے ساتھ کمی نہ کرنے والا ہے ہم اپنے آپ کو اس موقع سے بچاتے رہیں۔ ایسا نہ ہو کہ پچھلے زمانے کی طرح دشمنوں پر اعتماد کیا جائے اپنی باگ دوڑ ان کے ہاتھ میں دے دی جائے۔ اپنی کشتی کا ناخدا ان کو مان کر اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں موت کے منہ میں ڈالا جائے۔ آنکھیں بند کر کے انکی تقلید کرنے لگیں جس راہ وہ ہمیں لے چلیں ہم وہ راہ چل کھڑے ہوں۔ ماضی قریب کی سیاسی جماعتوں اور کمیٹیوں کے اغواء سے مسلمان ان غلطیوں کا شکار ہو چکے ہیں جن کے نتائج آج یہ رونما ہو رہے ہیں یہ ہندو نے مسلمانوں کے استحصال پر کمر باندھ لی ہے۔ کہیں مرتد کرنے کی کوششیں ہیں، کہیں تیغ سے حملے ہیں، کہیں قانونی شکنجوں سے کسا جاتا ہے یہ سب اسی ہندو پرستی کا صدقہ ہے جو پچھلے چار پانچ سال مسلمان کر چکے ہیں"

مزید فرمایا

الحاصل مسلمان ہندو اور ہندو پرستوں سے پرہیز کریں اپنے امور ان کے ہاتھ میں نہ دیں۔ اپنے آپ کو ان کی رائے کے

سپرد نہ کریں، رہزنوں کو رہنما نہ بنائیں، ان کی مجالس میں شرکت نہ کریں، انکی چکنی چپڑی باتوں اور دردِ اسلام کے دعویٰ سے دھوکہ نہ کھائیں، حریفاں چابک فن سے بچیں"

لیکن افسوس کہ جن علماء و مشائخ نے تحریک پاکستان میں اپنا تن من دھن قربان کیا، تقریر و تحریر سے قائداعظم کے ہاتھوں کو مضبوط کیا آج تحریک پاکستان کے تذکروں میں ان کا نام دور دور تک دکھائی نہیں دیتا، یہ تاریخ کے ساتھ ناانصافی ہی تو ہے کہ جنہوں نے پاکستان کی خاطر اتنی قربانیاں دیں ان کا تو ذکر ہی موجود نہیں اور جو پاکستان کی "پ" بننے کے مخالف تھے، قائداعظم کو کافر اعظم گردانتے تھے انہیں پاکستان کے حامی بلکہ ہیرو کی حیثیت سے پیش کیا جارہا ہے۔ اسی لیے شاعر نے کہا تھا۔

نیرنگئ سیاست دوراں تو دیکھئے منزل انہیں ملی جو شریک سفر نہ تھے

ہم سوال کرتے ہیں کہ کیا امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی جیسے افرادِ مجاہد کا تذکرہ موجودہ علماء و مشائخ کے لئے قابلِ تقلید نہیں ہے جو استحکام پاکستان کے لئے ابھی تک میدان میں نہیں نکل رہے۔ پاکستان میں دہشت گردی میں وہی لوگ ملوث ہیں جو پاکستان بننے کی مخالفت کرنے والوں کے پیروکار ہیں۔ حکومت محبِ وطن اور دشمنانِ وطن کی پہچان کرتے ہوئے تحریک قیام پاکستان اور تحریک استحکام پاکستان میں نمایاں کردار ادا کرنے والے علماء و مشائخ کے تذکروں کو شامل نصاب کرے تاکہ نئی نسل اپنے محسنین کی پہچان کرسکیں۔

آنکھ بھر آئی جب مدینے کا سفر یاد آیا

مدینہ کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی رضوی مدینہ منورہ حاضر ہوا

اپنے کرم فرما قارئین کرام کے ذوق کے لئے احوال سفر

آج حجازِ مقدس مدینہ منورہ میں ہفتہ کا دن 17 رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ (3-7-2015) ہے۔ فقیر نے آتے ہی فندق (ہوٹل) کے استقبال پر موجود بھائی محمد آصف پتافی کو کہا کہ عمرہ شریف کی فراغت کے بعد فوراً مدینہ منورہ جانے کی سبیل بنادیں تو واہ واہ...... انہوں نے کہا آپ کل (ہفتہ) کا دن یہیں رہیں آرام کریں اتوار کو مدینہ منورہ جانے والے قافلے میں آپ کا نام درج کرادیتا ہوں۔ فقیر نے مکہ مکرمہ میں صبح سحری کے بعد ۴ بجے عمرہ شریف کے ارکان کی ادائیگی شروع کی۔ ۶ بجے سعی سے فراغت کے بعد سورج طلوع ہو چکا تھا، مقام ابراہیم پر نوافل ادا کر کے باہر آیا، شارع ابراہیم خلیل پر صالون (حجام کی دوکان) پر جا کر حلق کرایا (سر کے بال اتروائے) اب چونکہ عمرہ مکمل ہوا تو بس اب ایک ہی دھن ہے کہ مدینہ شریف جاؤں، پھر ٹیکسی اور ویگن والے مدینہ مدینہ کی صدائیں لگا کر شوق بڑھانے کا سبب بنے ہوئے ہیں، پر فقیر کی مجبوری یہ ہے کہ پاسپورٹ شرکہ (کمپنی والوں) کے پاس ہے۔ فقیر نے حاجی محمد ارشد ابن صوفی محمد اسلم مرحوم کو فون کیا کہ آپ کے قافلے نے آج مدینہ منورہ جانا تھا کہاں پہنچے؟ انہوں نے کہا ہم بس میں بیٹھ کر روانہ ہو چکے ہیں۔ اب فقیر نے یہی سوچا کہ چلوں فندق جا کر غسل کر کے کپڑے بدلوں آرام کروں شاید آج مدینہ منورہ میں جانا نصیب میں نہیں پر سچ یہ کہ تڑپ کا تقاضہ حضور جانتے ہیں (ﷺ) ابھی چند قدم چلا ہی تھا کہ حاجی محمد ارشد صاحب کا فون آیا کہ میں نے بس ڈرائیور سے بات کی ہے وہ آپ کو مدینہ شریف لے جانے پر آمادہ ہے، ہم اشارہ سے واپس کوبری (پل) شارع ابراہیم خلیل کی طرف آرہے ہیں آپ کتنی دیر میں تیار ہو سکتے ہیں؟؟ فقیر نے کہا میں تیار ہوں احرام اتارنا ہے وہ بھی صرف قمیص پہنا ہے جو میرے دستی سامان میں ہے کہا بس آپ جلدی کریں انہوں نے جب مژدہ بہار سنایا تو مجھے ان سے زیادہ جلدی تھی میں نے اپنے قدموں پر زور دیا تیزی سے ہوٹل کی طرف بھاگا، کمرہ 501 میں جا کر صرف تازہ وضو کیا اور قمیص تبدیل کر کے اپنا سامان لیکر کاؤنٹر پر پہنچا کہ اتنے میں حاجی محمد ارشد صاحب کو فندق کے مین گیٹ سے داخل ہوئے۔ مدینہ منورہ جانے والی بس مسفلہ کبری کے قریب شارع ابراہیم خلیل پر کھڑی ہے ہم سامان لیکر وہاں پہنچے، سامان بس میں رکھا اور کوئے جاناں روانہ ہوئے۔ بس شارع الہجرہ پر فراٹے بھرتی ہوئی سوئے منزل رواں دواں رہی، دو مقام پر ڈرائیور نے بس روکی بعض زائرین کرام نے تازہ وضو کیا اور پھر سوئے کوئے جاناں روانہ ہوئے دن ایک بجے ہم اپنے رہائش گاہ فندق

المنار الفضی پہنچے نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد سو گئے شام ۶ بجے نہا دھو کر نئے کپڑے زیب تن کئے معطر و معنبر ہو کر حرم نبوی شریف روانہ ہوئے باب الفہد سے ہم نے داخل ہونا ہے اللہ اکبر منظر کیا سہانا ہے سبحان اللہ ماشاء اللہ جہاں بھر کے سخی اس در پاک پر غلامی پیش کرنے کے لیے حاضر ہیں مسجد نبوی شریف سے باہر حد نظر تک صفرے ہی صفرے بچھے نظر آرہے تھے ان پر انواع و اقسام کی جنتی نعمتیں سجی ہوئی تھیں، میزبان مہمانوں کو نہایت ہی ملنساری خندہ پیشانی کے ساتھ صفرے پر بیٹھنے کی دعوت دے رہے تھے ہم باب الفہد (کبوتر چوک) کے قریب تھے کہ ہماری ملاقات حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ (شیخوپورہ) کی مسند کے سجادہ نشین حضرت میاں ولید احمد زید مجدہٗ سے ہوئی وہ بڑے پرتپاک انداز سے ملے۔ دریں اثناء سندھ کے روحانی پیشواء درگاہ فضل آباد ماتلی شریف کے مسند نشین عالم دین حضرت علامہ صاحبزادہ محمد کرم الٰہی دلبر سائیں عربی لباس میں ملبوس ملے تو دل کی باتیں ہوئیں تھیں مگر مختصر ہوئیں ان دونوں شخصیات سے ملکر ہم جنت البقیع شریف کے شمالی جانب علامہ غلام شبیر المدنی کے لگائے ہوئے صفرے پر آن پہنچے جہاں اکثر احباب ہمارے منتظر تشریف فرما ہیں (ان فہرست بہت طویل ہے) جب فقیر ان کے درمیان حاضر ہوا تو سب نے اپنی محبتوں کا اظہار اپنے الفاظ میں کیا.........

☆۲۰ رمضان المبارک بعد نماز مغرب کو لاکھوں بندگان خدا مدینہ منورہ مسجد نبوی شریف میں معتکف ہوئے کاروان اسلامی (انٹرنیشنل) باب المدینہ کراچی کے چیف محترم الحاج محمد احمد قادری اویسی حمام نمبر 1 سے تازہ وضو کر کے باہر آئے بتایا کہ ابھی چند دن پہلے (۱۰ رمضان المبارک 27 جون) مدینہ منورہ سے واپس پاکستان جاتے ہوئے سرکار کریم روف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت عرض کر کے گیا ہوں کہ یارسول اللہ (ﷺ) یوں تو بارہا مرتبہ حاضری سے نوازا گیا ہوں اس سال (۱۴۳۶ھ) رمضان المبارک کا آخری عشرہ مسجد نبوی شریف میں اعتکاف کی سعادت سے بہرہ مند ہونے کا خواہشمند ہوں سچ ہے یہاں بن مانگے ملتا ہے آ... آزما کے دیکھ، بس ادھر دست سوال ابھی دراز بھی نہ ہوا تھا کہ واپس آ گیا ہوں فقیر نے انہیں کہا آئیں چلیں جہاں حضور فیض ملت علیہ الرحمۃ اعتکاف کی سعادت حاصل کرتے تھے وہیں چلتے ہیں کہنے لگے کراچی سے روانہ ہوتے ہی ان کی یادوں کے چراغ روشن رہے ان کا بارگاہ حبیب لبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں اعتکاف میں بیٹھنا اور ہم پر شفقت فرمانا، جائے اعتکاف پر محافل سجانا، نجدی مطوعوں کا انہیں بار بار باب مکہ کے اوپر عدالت لے جانا یاد آتا رہا، ان کی یادیں لیکر ہم باب مکہ کے اندر داخل ہوئے معتکفین کا جم غفیر دیکھ کر کہنے لگے کیا حضرت صاحب (فیض ملت) کی جائے اعتکاف پر ہمیں بیٹھنے کی جگہ مل جائے گی؟؟؟ جبکہ معتکفین نے کئی دن پہلے کپڑے بچھا رکھے ہیں اور پھر مسجد نبوی شریف کے باب سعود پر معتکفین کو جگہ الاٹ ہونے کا کارڈ ملتا ہے ہمارے پاس

تو کچھ بھی نہیں ممکن ہے وہاں لوگ بیٹھے ہوں؟ ہم انہیں کیسے آگے پیچھے کریں گے؟ فقیر نے کہا کہ آپ چلیں ان شاء اللہ تعالیٰ ہماری جگہ خالی ہوگی، کہا کیا آپ نے پہلے وہاں جائے نماز یا کوئی چادر رکپڑا وغیرہ بچھا رکھا ہے یہ باتیں کرتے ہم جائے اعتکاف (باب مکہ سے داخل ہو کر ستون نمبر 11) پر پہنچے تو اردگرد لوگوں نے کپڑے وغیرہ بچھار کھے الحمدللہ ہماری جگہ خالی پڑی ہے فقیر نے جلدی جلدی اپنا رومال وہاں بچھا دیا قریب بیٹھے شخص نے کہا یہاں آپ لوگ بیٹھیں گے فقیر نے ہاں میں جواب دیا دیکھا تو پچھلی صفوں میں محترم محمد رفیق خان اویسی (ینبع صناعی) کے بیٹے محمد عرفان خان نظر آئے فقیر انہیں اشارہ کر کے آگے بلایا وہ قریب آ کر کہنے لگے میں مغرب سے قبل یہاں پہنچا تو جگہ خالی نہ تھی اس لیے پیچھے چلا گیا بہر حال حضور والد گرامی حضرت فیض ملت علیہ الرحمۃ کا روحانی تصور تھا کہ ہمیں مسجد نبوی شریف میں ان کے معتکف ہونے والے ستون کے ساتھ جگہ مل گئی فللحمدللہ

☆۲۱ رمضان المبارک بدھ کو نماز عصر کی ادائیگی کے لیے فقیر محمد شاہد اویسی (کامونکی) کے ہمراہ مسجد نبوی شریف کے باب مجیدی سے اندر داخل ہوا تو گوجرانوالہ کے حضرت حافظ عبدالوحید ملے انہوں نے حضور فیض ملت علیہ الرحمۃ کی یادیں سنا کر ہمارے ذوق کا سامان فراہم کیا کہنے لگے عقائد کے معاملہ میں حضرت صاحب بہت ہی مضبوط تھے، بدمذاہب سے رواداری تو دور کی بات ہے ان کو دیکھنا بھی انہیں گوارانہ تھا کہنے لگے ایک بار یہاں مسجد نبوی شریف میں مجھ سے وعدہ لیا کہ بدعقیدہ امام کی اقتداء میں اپنی نمازیں ضائع نہ کروں گا الحمدللہ ان سے کیا وعدہ نبھا رہا ہوں۔

☆ آج مولائے کائنات حضرت علی شیر خدا حیدر کرار کرم اللہ وجہہ الکریم کا یوم شہادت ہے ہم جنت البقیع کے شمالی جانب صفرے پر افطاری کے لیے حاضر ہیں فقیر نے ختم شریف پڑھا الحاج محمد احمد قادری سے مل کر عرض کیا کہ برادرم حضرت شیخ الفقہ والمیراث مفتی محمد صالح اویسی شہید علیہ الرحمۃ کا بھی یوم شہادت ہے ان کو بھی ایصال ثواب میں شامل کریں۔

(بقایا آئندہ شمارہ میں)

مدینہ منورہ میں قلعہ عروہ ابن زبیر

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیے مدینہ طیبہ آنے والے عاشقانِ رسول اگر قلعہ عروہ ابن زبیر کا دیدار نہ کرسکیں تو وہ ایک اہم تاریخی مقام کے دیدار سے محروم رہیں گے۔ یہ قلعہ اسلام کی فاتحانہ شان وشوکت کی اولین یادگار ہونے کے ساتھ ساتھ گزرے دنوں میں مسلمانوں کی فتوحات کا بھی گواہ ہے۔

اسلامی تہذیب ثقافت اور تمدن کو اگر مجسم شکل میں پیش کرنا ہو قلعہ عروہ ابن زبیر اس عظیم الشان عمارت کی پہلی اینٹ قرار دی جاسکتی ہے۔ تیرہ سو برس قبل تعمیر ہونے والا یہ قلعہ مدینہ منورہ کی بطورِ اسلامی ریاست کے دارالحکومت کی یاد دلاتا ہے۔

العربیہ نیوز چینل نے ''من الحرمین الشریفین'' کے عنوان سے رمضان المبارک کی خصوصی رپورٹ سیریز کی حالیہ قسط میں اس قلعہ کی تاریخی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے۔ ''خمیس الزہرانی'' کی رپورٹ کے مطابق عروہ ابن زبیر ہمیشہ یاد رکھی جانے والی شخصیت ہیں، عروہ خود تابعی تھے۔ خلیفہ رسول حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے نانا ہیں اور ان کے والد زبیر بن العوام کا شمار عشرہ مبشرہ میں شامل خوش قسمتوں میں ہوتا ہے۔ وہ غزوہ احد میں شریک ہوئے۔ ان کا شمار مدینہ منورہ کے چار مشاہیر فقہاء میں ہوتا تھا۔

عروہ ابن زبیر نہایت متقی اور پرہیز گار شخصیت تھے۔ نماز میں ان کا استغراق مشہور ہے۔ نماز میں ایسے محو ہوتے کہ دنیا و مافیہا کی خبر نہ رہتی۔ عروہ نے مدینۃ الرسول کے مغرب میں مکان بنایا۔ ان کا آشیانہ دور دراز سے آنے والے حجاج ومعتمرین کے لئے ''میقات'' کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ تھکے ہارے مسافران کے مہمان بنتے، گھر کے سائے سے فائدہ اٹھاتے اور ٹھنڈا پانی پیتے۔

حضرت عروہ کے دنیا سے رحلت کر جانے کے بعد ان کے مستقر کو ایک قلعہ میں تبدیل کیا گیا۔ مدینہ منورہ میں یہ اس دور کے مسلمانوں کے فنِ تعمیر کا عمدہ شاہکار ہے۔ حال ہی میں سعودی محکمہ آثارِ قدیمہ نے قلعے کے کھنڈرات کا از سر نو جائزہ لیا اور یہ تسلیم کیا ہے کہ قلعہ عروہ ابن زبیر نہ صرف قرون اولیٰ کے مسلمانوں کے فن تعمیر کا عمدہ نمونہ ہے بلکہ یہ مسلمانوں کی ابتدائی شان شوکت اور غلبہ اسلام کا چشم دید گواہ بھی ہے۔

مسوڑھوں کی اس خطرناک ترین بیماری سے نجات کیلئے انتہائی مفید قدرتی نسخہ

اگر آپ کے دانتوں میں زخم ہوگیا ہے اور بہت تکلیف ہے تو پریشان نہ ہوں آپ کو اس سے بچنے کا قدرتی طریقہ بتاتے ہیں۔

دانتوں کی اس انفیکشن کو عموماً Gingivitis بھی کہا جاتا ہے اور 95 فیصد بالغ افراد اس کا شکار ہوتے ہیں۔ اس میں بیکٹیریا دانتوں پر حملہ آور ہوتے ہیں اور دانتوں کو کمزور بناتے ہوئے سخت ہوجاتے ہیں اور دانت مستقل گندے اور خراب ہوجاتے ہیں۔ برش کرنے کے دوران دانتوں سے خون بھی بہتا ہے جبکہ منہ سے بدبو بھی مستقل دردِ سر بن جاتی ہے۔ اگر اس کا بروقت علاج نہ کیا جائے تو دانت ضائع بھی ہوسکتے ہیں۔ آیئے آپ کو دانتوں کی اس بیماری سے بچنے کے طریقے بتاتے ہیں۔

☆ ایک کپ میں گرم پانی ڈال کر اس میں ایک چمچ نمک کا ڈالیں اور اس سے کلی کریں۔ اس عمل کو دن میں کئی بار دہرایا جاسکتا ہے۔

☆ کوار گندل نہ صرف جلد کے لئے بلکہ یہ دانتوں کے لئے بھی بہت مفید ہے۔ اس کے محلول کو دانتوں پر رگڑیں، بازار سے کوار گندل کا جیل بھی بآسانی مل جاتا ہے اسے باقاعدگی کے ساتھ اپنے دانتوں پر لگائیں۔

☆ دانتوں کے لئے شہد بہت زیادہ مفید ہے لہٰذا اپنے دانتوں پر شہد لگائیں۔

☆ لہسن میں انٹی بائیوٹک خصوصیات پائی جاتی ہیں لہٰذا یہ بھی دانتوں کے لئے بہت سودمند ہے۔ تھوڑا سا لہسن پیس لیں اور اسے براہ راست متاثرہ دانتوں پر لگائیں۔

☆ زیتون اور ناریل کا تیل بھی انٹی بیکٹیریل خصوصیات رکھتا ہے لہٰذا اسے اپنے دانتوں پر باقاعدگی سے لگائیں اور دانتوں کا مساج کریں۔

☆ چنبیلی، دارچینی اور ادرک کی چائے بنائیں کہ ان تینوں اجزاء میں جراثیم کے خلاف لڑنے کی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ اس چائے کی کلی کریں اور دن میں تین بار استعمال کریں۔

☆ بیکنگ سوڈا سے دانتوں کو صاف کرنے کے بعد ایک چمچ سیب کا سرکہ لیں اور اسے ایک کپ پانی میں ڈال کر اس محلول سے کلی کریں۔

☆ دہی کا زیادہ استعمال کریں، ایسی دہی کا استعمال کریں جس میں چینی یا کوئی فلیور موجود نہ ہو۔

حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان محدث بہاولپوری کی عظیم علمی یادگار

جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کے نئے تعلیمی سال کا خوبصورت آغاز

امسال ۳۷-۱۴۳۶ھ حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کی علمی یادگار جامعہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور میں علومِ اسلامیہ، عربیہ کے لیے قابل ترین اساتذہ کا انتخاب عمل میں آیا ہے۔

﴿تفصیل شعبہ حدیث، تفسیر، میراث، شعبہ درس نظامی﴾

☆ صاحبزدہ علامہ محمد عطاء الرسول اُویسی (الشہادۃ العالیہ)

☆ صاحبزادہ محمد فیاض احمد اُویسی (الشہادۃ العالیہ)

☆ صاحبزادہ علامہ محمد ریاض احمد اُویسی (فاضل بغداد یونیوٹی عراق)

☆ سند المدرسین فخر العلماء علامہ محمد امیر احمد نوری نقشبندی فاضل علوم عربیہ ایم اے عربی بطور صدرِ مدرس و شیخ الحدیث

☆ علامہ مولانا حافظ بشیر احمد اُویسی (مدرس درس نظامی اول)

☆ حضرت علامہ مفتی محمد قربان اُویسی (شعبہ افتاء) ☆ حضرت علامہ مفتی محمد نعیم الدین فریدی (فاضل جامعہ ہذا)

☆ محترم محمد امجد صاحب (شعبہ انگلش، ریاضی)

اساتذہ تمام شعبہ جات میں بڑی محنت و مہارت سے تدریس و تربیت فرما رہے ہیں۔

شعبہ حفظ و قراۃ و تجوید میں قاری محمد جاوید صاحب و قاری محمد خالد جھنڈیر طلباء کو بڑی جانفشانی سے پڑھا رہے ہیں۔

مدرسۃ البنات میں تین قابل ترین معلمات طالبات کو قرآن پاک ناظرہ حفظ مع تجوید و قراۃ و درسِ نظامی کے اسباق پڑھا رہی ہیں۔

شعبہ کمپیوٹر ﴾ جامعہ میں میں حکومتِ پنجاب کے تعاون سے محکمہ ٹیوٹا نے شعبہ کمپیوٹر، الیکٹرک کا انتظام کیا ہے۔

ویب سائٹ ﴾ اندرون و بیرون ملک علم دوست حضرات جامعہ کی تعلیمی، تدریسی، تصنیفی، تبلیغی، اشاعتی خدمات کی معلومات کیلئے ویب سائٹ ملاحظہ کریں www.faizahmedowaisi.com

ای میل (fayyazowaisi@gmail.com)

رابطہ نمبر 0300682593 1 03009684391